دریں زمان خجستہ بخشش بہار آمال و امانی فیض اقتران

بتوفیق فتاح خالق الاصباح رسالہ اسرار الخیر و فلاح ملقب بفیاض الارواح موسوم



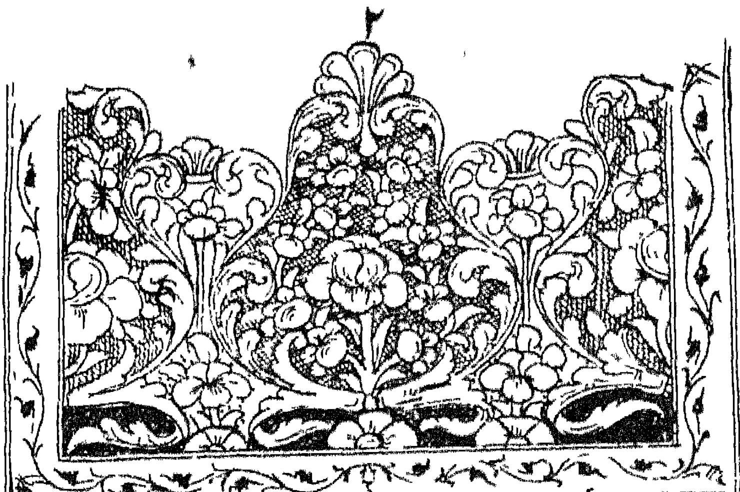





حسب الارشاد جناب حافظ محمد عبد الستار خان صاحب باہتمام منشی سالک رام صاحب

در مطبع شگفتہ گلزار و آب و رنگ تازہ گرفت

اور حکیم برحق ہی اوسنے اپنی قدرت کاملہ او حکمت بالغہ سے دنیا و مافیہا کو پیدا
کیا اور اوسپر نادر نادر صورتین کھینچین اور عمدہ عمدہ مورتین بنائین اگر نظر غور سے دیکھیے
تو معلوم ہو کہ ہر ذرہ اوسکی قدرت کاملہ کے اثبات کے لیے مثل آفتاب درخشان ہی
اور ہر ورق شجر اوسکی حکمت بالغہ کی شہادت کے لیے مانند دفتر نمایان قطع نظر اس
اپنے ہی وجود مین کہ ایک عالم صغیر ہی غور تامل کیجیے تو مانند آفتاب نصف النہار کے
عیان ہو کہ بہ نقش بدیع کو کس خوش اسلوبی سے کھینچا اور حیز عدم سے فضاے
وجود مین لایا اور ظلمت رحم مین تفاصیل اجزا اور تقاسیم اعضا کو کس خوبی کے ساتھ مرکب
کیا اور عناصر مختلف کو کس حسن انداز سے مخلوط کر کے ترتیب دیا اور قندیل مظلم قالب کو
مصباح حیات سے روشن کیا اور تنگ و تاریک راہ سے نکالا پھر واسطے پرورش کے
مان باپ کے دلون مین رحم ڈالا اور پیدایش کے پیشتر سے دودھ پستان مادر مین موجود کیا
اور اوسی کو باعث زندگی و سبب نشو نماے مولود فرمایا آخر رفتہ رفتہ طاقت گفتار
و قوت رفتار عنایت کی اور شنوائی اور بینائی دی اور انواع لذات سے بہرہ ور فرمایا
اور اقسام بلیات سے بچایا اوس خالق بے ہمتا کے سوا کون ہی کہ ایک رونگٹا پیدا کر سکے
یا کسی چیز کو اصلاح یا حسب خواہش کسی مطلب کو حاصل کر لے وہی قادر ہی اور کارساز
اور وہی معطی ہی اور بے نیاز وہ جو چاہتا ہی کرتا ہی اور جو چاہا کیا اور جسے چاہے دیتا ہی اور جسے
چاہا دیا اوسکے کارخانہ قدرت مین مجال چون و چرا نہین اور اوسکے خزینہ رحمت مین امکان
نقص و زوال اصلا نہین وہ بخشندۂ بے منت ہی اور دہندۂ بے سنات کا فرد مسلم سب کو






الحمد لله الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذین
کفروا بربهم یعدلون هو الذی خلقکم من طین ثم قضی اجلا واجل مسمی
عنده ثم انتم تمترون ۝ وهو الله فی السموات وفی الارض یعلم سرکم وجهرکم
ویعلم ما تکسبون ؛ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص
علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم ۝ فان تولوا فقل حسبی الله لا اله الا هو
علیه توکلت وهو رب العرش العظیم ؛ ان الله وملئکته یصلون علی النبی
یا ایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما اللهم صل وسلم علی المولود المسعود
سیدنا ومولانا محمد المحمود فی الایجاد والوجود وعلی اله وصحبه اجمعین
ما دامت الدنیا الی یوم الدین بعد اسکے جانو اور آگاہ ہو کہ اللہ جل جلالہ قادر مطلق

عروج جان براوج قاب قوسینش بود ہر دم | اگر سالک طریق مصطفیٰ را اقتدا گوید

سچ ہی کہ اتباع اوس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی باعث فلاح دارین اور موجب ترقیات کونین ہی کیونکہ خداے کریم نے فرمایا ہی وَمَن یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا اور جو کوئی کہے پر چلے اللہ کے اور اوسکے رسول کے اوسنے پائی بڑی مراد ۔ اور فرمایا وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ اور حکم مانو اللہ کا اور رسول کا تو کہ تم پر رحم ہو اسواسطے کہ اطاعت اوس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی عین اطاعت خدا کی ہی جیسا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ جس نے حکم مانا رسول کا اوسنے حکم مانا اللہ کا اور یہ اطاعت مستلزم محبت حضرت رب العزت ہی جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہی قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہے

باین سبب کہا گیا ہی کہ متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل الاصول دین کی ہی اور محبت روح ایمان کی اسواسطے کہ بغیر محبت کے متابعت نہین ہو سکتی اور اگر بطور رسم زمانہ کرین بہی تو وہ چندان محمود نہین قال الکافی

| | |
|---|---|
| ایہا العشاق شیدائے جناب مصطفیٰ | عین ایمان ہی تولائے جناب مصطفیٰ |
| لاکھہ خورشید قیامت کو تصدق کیجیے | بر سر اک نور سیما ہی جناب مصطفیٰ |
| عارض حوران جنت کو نہ دیکھے آنکھہ کبہی | والہ حسن کف پائے جناب مصطفیٰ |
| آنکھہ خورشید قیامت سے لڑائین لاکہہ بار | عاشقان چشم رہنمائے جناب مصطفیٰ |

روزی دیتا ہی کفر و عصیان کے سبب سے نوازش و احسان بند نہین فرماتا پس اپنا رضا خوشنود کرنا سریح عافت ہی اور اوس سے خوف و رجا رکھنا سراسر جہالت بھلا محتاج سے حاجت برآری کب ہوتی اور مریض سے طبابت کہان عمل مین آتی ہی پس جتنی تعریفین اور بزرگی اور جس قدر ثنا و شکر گذاری چاہیے بالکل اوسی معبود مطلق کو سزاوار ہی

## مولانا معین الدین ہروی

| | |
|---|---|
| چنو ہر ذرہ از آن سکانہ کہ توحید خدا گوید | بدین آلودگی ذات مقدس را ثنا گوید |
| اگر بر دم صفات صنع او گویند بان ماند | کہ در یا فتد مور و حدیث آشنا گوید |
| بنی جائی کہ لا احصی ثنائش گوید از حیرت | کہ یارد کو بیانی از کمال کبریا گوید |
| دران حضرت کہ انوار تجلی مے کند جلوہ | تحیر علم را سوی عدم راہ جلا گوید |
| خیال [illegible] آئینہ دا نور لاہوتی | در آید تا خیالش راز ناسوت انجلا گوید |
| ملک ہم نام او داند ولیک آگہ نباید روی | چو نابینا بے مادر زاد کا وصف ضیا گوید |
| ہمان سور کہ [illegible] با یک کاف و نون | چو داغ صنع وارد وصف او کے عقل یا گوید |
| [illegible] | چو زان او ست نتواند کہ وصف آن گدا گوید |
| [illegible] | نہ آنکہ [illegible] پیدا اند کہ او چون و چرا گوید |
| [illegible] قطرہ عقل کمالی کبریا بحری | بقطرہ بحر در گنجد کسی این ماجرا گوید |
| [illegible] داغ عقل اور اکثر یارکش | کہ [illegible] وصف خورشید نو گوید |
| نیند این غافلان آگہ از وآنکہ آگہ شد | گذارد چیز آتش ہر گز کہ او نام خدا گوید |

صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک میری اولاد اور مان اور باپ اور مال سے اور اوس ٹھنڈے پانی سے جو پیاس کے وقت ملے زیادہ تر محبوب ہین اور یہ بھی اخبارون مین آیا ہے کہ جسوقت زید بن وثنہ کو کفار مکہ مار ڈالنے کے لئے حرم سے باہر لائے تب ابو سفیان بن حرب نے زید سے پوچھا کہ اے زید قسم ہے تجھے سچ کہہ کہ اگر اس وقت تیری عوض مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلاک کرون اور تجھکو چھوڑ دون تو تو اس بات پر راضی ہے زید نے کہا قسم خدا کی مین اس امر کو گوارا نہین کرتا بلکہ ہرگز نہین چاہتا کہ ایک کانٹے کا درد اوس جناب کو پہونچے اور مین اپنے لوگون مین آرام سے رہون یہ جان کیا ہے ع یادانہار جان مقدس پرو فدا + اس محل مین

عاشقان صادق باین غزل ناطق ہین لمولوی کافی

جان و دل اوس شہ لولاک پہ قربان کیجے — اونکے قدمون پہ تصدق یہ دل و جان کیجے
مال کیا چیز ہے اک جان کی حقیقت کیا ہے — لاکھہ جان فرش رہ مقدم جانان کیجے
بچ گئے جسکے شفاعت کے سبب دوزخ سے — ایسے محسن کا ادا شکر کس عنوان کیجے
آہ جب دولت دیدار ہی ہمکو نہ ملی — کیون نہ اس عمر کو صرف غم ہجران کیجے
سامنے آپ کے اے مہر سپہر رحمت — عرض کیا کیا الم شام غریبان کیجے
شدت رنج و محن جرم و گنہ کی کثرت — یا غم و درد کو اظہار نمایان کیجے
اب تو اے رحمت عالم لب اعجاز کے ساتھہ — کافی خستہ دلریش کا درمان کیجے

روایت ہے کہ جب احد مین آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات فرمانیکا غل ہوا تھا

| | |
|---|---|
| حور و غلمان سنکے سب اوسکے تماشائی ہوے | جو ہوا محو تجلاے جناب مصطفےٰ |
| رات دن ہی یہ دعا ے کافی شوریدہ حال | کر عطا یارب تولاے جناب مصطفےٰ |
| گر جنون بھی ہی تو عشق احمدی کا ہو جنون | ہوا گر سودا تو سوداے جناب مصطفےٰ |

**اور مولوی لطف علی نے کہا**

| | |
|---|---|
| عشق محبوب خدا ایدل جسے حاصل نہین | لاکھہ مومن ہو مگر ایمان مین کامل نہین |

**اور حضرت آشفتہ فرماتے ہین**

| | |
|---|---|
| واجب ہی مجھے آپکی تکمیل محبت | بے شک مرے ایمان کا یہی رکن دوم ہی |

اب اوس محبت کے بعضے سینے علما نے بیان کیا ہی کہ محبت موافقت کرنا محبوب کے ساتھہ جمیع احوال ہین اور فنا ہونا محب کی صفات کا محبوب کی ذات اور صفات مین اور محو کرنا دل سے اوس چیز کو جو سواے محبوب کے ہی اور محبوب کی طلب مین اور اوسکے شوق دیدار مین مال کا سفر کرنا اور اوسکے ذکر خیر مین زبان کو شیفتہ کرنا ہی تو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صدق دل سے ایمان لایا دل اوسکا آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے خالی نہوگا لیکن بعضون نے اوس محبت سے بہت حظ حاصل کیا اور بعضون نے تھوڑا اس مین شک نہین کہ حضرات صحابہ کبار کو اس نعمت عظمی سے حظ کامل حاصل تھا اسواسطے کہ شعر

| | |
|---|---|
| دہد حق عشق احمد بندگان چیدۂ خودرا | بجاصان شاہ می بخشند مے نوشیدۂ خودرا |

اخبارون مین آیا ہی کہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت پیغمبر خدا

تب زید نے بہت زاری اور دعا کی کہ ای پروردگار میری آنکھہ کی بینائی کو لے لے تاکہ
مین بعد اوس محبوب کے دوسرے کو نہ دیکھون **لمولفہ**

| | |
|---|---|
| دیدہ بہر دید روے دلبرست | ورنہ دیدہ کور بودن خوشترست |

پس اونکی آنکھہ کی بینائی جاتی رہی سبحان اللہ کیا کہنا ہی لوگ سچے عاشق حضرت خیر الانام مین عشق و محبت کا دم بھرنا انھین لوگونکا کام ہی لیکن حق یہ ہی کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت مین جان و مال بلکہ ہر دو جہان تصدق کر دیا جاوے آپکے احسان بے پایان کی مکافات ہرگز عمل مین نہین آوے کیونکہ یہ خود مانند آفتاب نصف النہار کے ظاہر ہی کہ آپکے احسان سے کسی کا احسان بڑہہ نہین سکتا نہ آپ سے کوئی شفیق تر ہو سکتا آپ ہی کی توجہ و طفیل سے ہدایت کی راہ ملی اور قیامت مین بھی رستگاری اور مدارج علیا کی رسائی آپ ہی کے ذریعہ سے حاصل ہوگی آپ نے دنیا مین رُشد و ہدایت کے لیے بڑی کوششین کین اور امت عاصی کے واسطے بہت تعب کھینچین حتے کہ تمام تمام رات بیدار رہکر امت عاصی کے لیے دعا و استغفار فرماتے اس ریاضت شاقہ سے پاے مبارک ورم کر جاتے اور قیامت مین بھی بساط شفاعت بچھا کر امتی امتی فرما دینگے اور گنہگاران امت کو آتش دوزخ سے نجات دلا کے بہشت مین داخل کرینگے پس ایسے محسن و مشفق کے مکافات احسان جان و مال سے کیا ہو کون و مکان تصدق کر دینے سے بھی کچھہ ادا نہو اور کیونکر ہو سکتا ہی کہ خود خدای کریم فرماتا ہی اَلنَّبِیُّ اَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ یعنی نبی بہت لگاؤ ہی ایمان والونکو

تو بہت سی عورتین مدینے مین جمع ہوئین اور فریاد کرنے لگین اس مین سے ایک بی بی انصار کی باہر نکلی اور لاشین اونکے بھائی اور بیٹے اور خاوند کی جو جنگ احد مین شہید ہوے تھے آگے اوس بی بی کے آئین اونھون نے اون لاشون پہ کچھ التفات نکیا کہ وہ کیا ہین اگرچہ لوگون نے اونکو بتایا کہ یہ لاش تیرے بھائی کی اور یہ تیرے بیٹے کی اور یہ تیرے خاوند کی ہین بلکہ وہ یہی پوچھتی تھین کہ راحت جان عاشقان چارہ فرماے درد منہان چشم و چراغ عالم سید اولاد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کہان ہین لوگون نے کہا آگے ہین بے اختیار ہو کر دوڑی اور دامن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کا پکڑ کے عرض کی مولانا جامی علیہ الرحمۃ

گاہ در دل سازد گہ در دیدہ جا
ہر دو جاے تست اے بدر الدجی

طوبی آمد قد تو وقت خرام
گر نظر اندر سوے طوبی لنا

تا بہر چشمے زراہت سرمہ برد
چشم من دارد غبارے از ضیا

من نگویم بندہ خویشم شمار
نیست حکمے بندہ را بر بادشا

خواہم از دل برکشم پیکان تو
لیکن از دل بر نمے آید مرا

پردہ بکشا چون نمودی آن روز الست
تا رخت بینیم بعد از عمرہا

یا رسول اللہ مان باپ میرے آپ پر فدا ہون جب آپ سلامت ہین تو مجھکو میرے دوستون کے مرنیکا کچھ اندیشہ نہین اور زید بن عبد اللہ انصاری اپنے باغ مین کچھ کام کر رہے تھے کہ اوسکے بیٹے نے آکر حضرت کی وفات کی خبر دی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور عرض کی

لمولانا جامی علیہ الرحمۃ

| | |
|---|---|
| روحی فداک ای صنم ابطحی لقب | آشوب ترک شور عجم فتنۂ عرب |
| کس نیست در جہان کہ حسنت نجاند | ای در کمال [illegible] ب تر ز ہر عجب |
| دل با منزل غم و ہر ناکہ ہتقدمت | آہین رجب [illegible] یزدان بایطرب |
| تا زلف تو شب ست و رخت آفتاب | والیل والنہار [illegible] آور روز و شب |
| ہرکس نیافت جرعۂ از جام وصل تو | زین بزمگاہ تشنہ بدر رفت و خشک لب |
| رفتن بسر طریق ادب نیست ور نیست | ادا جامی قدم درست بیا یہ زہ ادب |

فرمائیے قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا قیامت کے واسطے تو نے کیا عمل کیا ہی جو قیامت کو پوچھتا ہی راقم المولف

| | |
|---|---|
| اعمال خیر کا مرے ملتا پتا نہین | حیران ہون بار جرم سے کیونکر مین دبا نہین |
| رہتا ہی روز و شب مجھے عصیان کا شغل بس | دکھلائین منہ خدا کو یہ لائق رہا نہین |

قصہ کوتاہ — ذوق دہلوی

| | |
|---|---|
| ہی سیاہ بختی سے میری اسقدر نامہ سیاہ | روز محشر پر پڑے گر سایہ اوسکا شب |

یارسول اللہ مینے نماز روزے اور صدقہ قیامت کیواسطے تیار نہین کیا لیکن خدا کو اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہون حضرت نے فرمایا تو جسکو دوست رکھتا ہی اوسی کے ساتھ ہی فطوبیٰ لکم یا ایہا المحبون و بشریٰ لکم

زیادہ اپنی جان سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ وَوَلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنی نہین مومن ہوتا ہی کوئی تم مین سے جب تک کہ دوست تر نہون مین طرف اوسکے اوسکے نفس اور مال اور فرزند سے اور اوسکے باپ اور تمامی آدمیون سے پس اس صورت مین ضرور و لازم ہی کہ ہر مومن ہمہ تن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت مین مستغرق رہی اور جناب باری سے اوسکی نعمت استغاثہ و خواستگاری

## مناجات لمؤلفہ

الٰہی کر عطا عشق محمد مصطفےٰ مجھکو
محمد کی محبت سے سدا رکھہ مبتلا مجھکو

دوائے جان مشتاقان ہی دیدار رسول اللہ
تڑپتا ہی دل مضطر عنایت کر دوا مجھکو

بہت دن سے تمنا ہی ترے دیدار کی دل مین
و لے محروم رکھتا ہی یہ بخت نارسا مجھکو

اگر یہ دیدۂ ناپاک رویت کے نہین قابل
تو اپنے فضل سے کر دوسری آنکھین عطا مجھکو

نہ تھو کو ن سلطنت ہی ہفت کشور کی کبھی یارب
جو کر دے احمد مختار کے در کا گدا مجھکو

ہماری شومی اعمال وان جانے نہین دیتی
تو اپنے فضل و رحمت سے مدینہ مین بلا مجھکو

شب اندوہ ناکامی بدل دے روز روشن سے
دکھا کر روے انور اوسی مہر دوسرا مجھکو

یہان سرمایۂ حسن عمل بالکل ندارد ہی
بھروسا ذات سے تیری ہی بس یوم الجزا مجھکو

لواے حمد کے نیچے اگر فیاض جا پاوین
تو پھر اہوال محشر سے نہو دہشت ذرا مجھکو

اب اوس محبت کا نتیجہ سنو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو کوئی مجھے دوست رکھیگا وہ جنت مین میرے ساتھ رہیگا اور یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ ایک شخص

روتے تھے اور عاجزی کرتے تھے اور غایت ادب و تعظیم و ہیبت کے سبب
اون کے بدن پر بال کھڑے ہوجاتے تھے ابو ابراہیم نے کہا ہی کہ جس وقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو تو ہر مومن پر واجب ہی کہ عجز و انکسار کرے اور مودب
رہے جیسا حضور مین اوس جناب کے مودب رہتے تھے اور انکسار کرتے تھے
اور علامہ خفاجی شرح شفا مین لکھتے ہین جُعِلَ مَجْلِسُ حَدِیْثِہٖ کَمَجْلِسِہٖ حَیًّا یعنے
آپکی حدیث کی مجلس قائممقام حیات کی مجلس کے کہی گئی عبد اللہ بن مبارک نے بیان
کیا کہ ایک روز امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حدیث شریف پڑھتے تھے اور مین بھی اونکے
پاس حاضر تھا اتفاقاً اوسوقت بچھو نے آپ کو سولہ بار نیش مارا اور اوسکے درد سے رنگ آپکا
زرد ہوگیا لیکن حدیث پڑھنا موقوف نہین کیا جب تمام و کمال حدیث پڑھ چکے اور مجلس
برخاست ہوئی تو مینے پوچھا کہ اے ابا عبد اللہ آج کے روز تجھسے ایک کام عجیب
دیکھا اوسنے کہا کہ ہان مینے حدیث شریف کی تعظیم و تکریم کیواسطے صبر کیا
اور مطرف نے بیان کیا ہی کہ جب لوگ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے گھر آتے تو لونڈی
آپ کی باہر نکل کر پوچھتی کہ تم شیخ کے پاس حدیث شریف سننے آئے ہو یا مسائل
پوچھنے اگر وے کہتے کہ ہم مسائل پوچھنے آئے ہین تو لونڈی جا کے کہتی شیخ اوٹھکر
چلے آتے اور مسائل بیان فرماتے اگر وے کہتے کہ ہم حدیث شریف سننے آئے
ہین تو پہلے غسل کرتے اور لباس نیا پہنتے اور خوشبو لگاتے اور چادر سیاہ یا سبز
اوڑھتے اور عمامہ سر پر رکھکر باہر آتے اور ایک تخت بھی اوسکے لیے بیٹھنے کے خاطر

## مناجات

یا الٰہی حشر مین خیر الوریٰ کا ساتھ ہو / رحمتِ عالم جناب مصطفےٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی ہے یہی دنرات میری التجا / روزِ حشر شافعِ روزِ جزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب قریب نیزہ آوے آفتاب / اوس سزاوارِ خطابِ والضحیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی حشر مین نیچے لوا احمد کے / سیدِ سادات فخرِ انبیا کا ساتھ ہو
یا الٰہی پل کے اوپر بھی بہنگام گذر / دستگیرِ بیکسان اوس پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب عمل میزان مین تلنے لگے / سیدِ ثقلین ختمِ انبیا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب قیامت مین صفین بچھنے لگین / اہلِ بیتِ مجتبیٰ آلِ عبا کا ساتھ ہو
یا الٰہی شغلِ نعتِ مصطفائی مین رہون / جسم مین جان جبتلک میری وفا کا ساتھ ہو
بعد مرنے کے بھی ہے کافی کی یارب یہ دعا / دفترِ اشعارِ نعتِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

اب اوس محبت کی علامتین سنیے کہ منجملہ علامات کثیرہ بڑی علامت آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرنا اور آپ کے ذکر خیر سے تر زبان رہنا ہے سوائے اسکے علامات محبت سے آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ بھی ہے کہ آپکے آل اور اصحاب کے ساتھ محبت رکھے اور جسوقت نام مبارک لیوے غایت خضوع وخشوع سے آپ پر درود وسلام بھیجے اور جب آپکا ذکر آوے تو بہت آپ کی توقیر اور تعظیم کرے اور نہایت عجز وانکسار کے ساتھ مودب رہے بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جب حضرات صحابہ آپس مین حضرت کا ذکر کرتے تھے تو اوسوقت

بے مقدور زانو زدۂ دبستان خاکساری کمینہ گیاہ گلزار میں پھلواری محمد فیاض الدین
ابن معز الدین عفا اللہ عنہما نے مدارج النبوۃ و معارج النبوۃ و روضۃ الاحباب
و تفسیر رؤفی وغیرہ کتب معتبرہ سے روایات صحیحہ چن چن کر ان اوراق میں جمع کر کے
فہرست عملنامہ زندگی بنایا اور غلط نامہ وجود ناپائدار کو اوس سے اصلاح میں لایا
امید فضل الٰہی سے یہ ہے کہ یہ اوراق مختصر سیرت حضرت خیر البشر صلوات اللہ علیہ
و علیٰ آلہ الاطہر یادگار دنیا اور باعث نجات عقبیٰ ہوں اور مقبول اولو الالباب و تحفۂ
مجلس احباب بنیں اور چونکہ اس کتاب میں ذکر صفات حضرت خیر الکائنات لکھا گیا ہے
بایں لحاظ اگر اسے فیاض الارواح کہیں تو بجا ہے فلنشرع فی المقصود بعون اللہ الملک الودود

آئی بہار اب ہر چمن ہے بلبل و گل کا وطن ہے روح پرور ہے نعرہ زن آتے ہیں شیخ و برہمن
زاہد سے کہدو یہ سخن ہے فصل گل توبہ شکن گر چاہے عیش جان و تن میخوار کا سیکھے چلن
آئی بہار جانفزا لائی گلستان میں صبا پیغام وصل دلربا گل کھلکھلا کر ہنس پڑا
موج ہوا نے وا کیا ہر غنچے کا بند قبا بلبل یہ کرتی ہے صدا اب میں ہوں اور سیر چمن
ابر بہاری جا بجا چھڑکاؤ سا کرنے لگا بدلی گلستان کی ہوا ہر نخل پھولا اور پھلا
تا جان و دل ہو مبتلا مشاطہ بن بن کر صبا سلجھاتی ہے صبح و مسا سنبل کی زلف پرشکن
ساقی جو شوخ و شنگ ہے مست مئے گلرنگ ہے مطرب جو خوش آہنگ ہے محو نوائے چنگ ہے
دل عیش کا اورنگ ہے غم خستہ و دلتنگ ہے بلبل ہے خوش دل رنگ ہے دیکھی گل ہے خندہ زن
سونگھیں جو پھولوں کی مہک بیہوش ہوں روح ملک دیکھیں جو غنچوں کی چمک آ جائے انجم کی پلک
برق تجلی کی جھلک روز ازل سے تا ابد آگہ تھا جس سے فلک دیکھیں ہیں اب مہر و زن

باہر لاتے اور اوسپر نہایت عجز و انکسار سے بیٹھکر حدیث شریف پڑھتے اور حدیث
شریف پڑھنے تک سنجور جلاتے رہتے باین توجیہات ذکر میلاد شریف آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی جو منجر آثار محبت اور مثمر اثمار رحمت ہی اسمین کچھہ شک نہین خصوصًا
اس زمانہ فتنہ و فساد مین کہ بسبب بُعد زمانے کے ابناے روزگار کے اوضاع و اطوار
مین فرق آگیا ہی بغرض یاد دلانے عظمت و جلالت اور بھڑکانے آتش عشق و عقیدت
جناب خاتم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد اس قسم محافل فیض مشاکل کا مستحسن
و کثیر النفع نظر آتا ہی قطع نظر اون حکایات کے جو اس عمل خیر کے مبشر سعادات ہین اہل سوالکی
تسکین کے واسطے یہ روایت سند کافی ہی جو حدیث کی کتابون مین مذکور ہی کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تولد ہوئے ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے ابولہب کو یہ خبر فرحت اثر پہنچائی کہ تیرے
بھائی عبداللہ کے گھر مین فرزند متولد ہوا ابولہب نے یہ مژدہ جانفزا سنکر ثویبہ کو آزاد کیا اور
حکم کیا اس مولود کو شیر دیوے ابولہب نے جو یہ شادی اور سرور اوس مولود مسعود کیواسطے کیا
حق تعالی نے اوسکے عذاب مین تخفیف فرمائی خاص کر پیر کے دن کا عذاب ابولہب
پر سے اوٹھا لیا پس جو مسلمان اس امر خیر مین سرور اور بذل اموال کریگا اوسکو کیا کچھہ
حاصل نہو گا لاکن لازم ہی کہ بدعتون سے یہ محفل خالی ہون مثل تغنی و آلات محرمہ
وغیرہ جو عوام نے احداث کیا ہی اوسمین نہون اور چاہیے کہ روایات صحیحہ اور حکایات
درست پڑھی جاوین نہ یہ کہ فقط شعر خوانی پر اکتفا کرین بنابرین بندہ بے نصیب فضل و ہنر
و بے بہرہ علم و دانش سے بے خبر ادب و تمیز سے دور سرمایۂ تصنیف و تالیف سے

وہ اوس عالم مین رونق بخش تھا جو ذکی کہین کو
کیا جنت مین طوبیٰ بن کے سایہ اوس ہی قد کا

روان تسنیم و کوثر ایک قطرہ آب سے جسکے
کرون کیا وصف اوس دُرِّ یتیم بحر سرمد کا

کشادہ عقدۂ باطن مین کافی نام حق اوسکو
کھلا کرتا ہی بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

نہ کم قدر اوسکے شیرازہ بکھر جانے سے ارکان کے
نہ افزون رتبۂ قرآن جزرات مجلد کا

گر افعی بن کے جا نکلے اودھر ابلیس اندھا ہو
ملا ہی قصر اخضر روح کو اوسکے زبرجد کا

اودھر اللہ سے واصل اودھر مخلوق کے شامل
خواص اوس برزخ کبریٰ مین ہی حرف مشدد کا

کہ ذرہ وحدت کے کثرت مین نہوتا ذات مطلق کو
نہ بنتا صفر گر نقش احد پر میم احمد کا

بھروسا ہر کسی کو اک حصار عافیت کا ہو
مجھے نام مبارک کا ہی ذوالقرنین کی سد کا

رہے پابوس سے ہفتم فلک پہ منزل کیوان
ترے سجدے سے ہفتم آسمان پر فرق فرقد کا

خدا بن مانگے کیا کیا نعمتین دیتا ہی بندونکو
ترا دست دعا ضامن ہی سب کے کل کے مقصد کا

بٹینگے جسکے گھر عشرت کے سامان مرحمت
تہیلہ کا حال ست کو ترے انعام بے حد کا

لب گوہرفشان واہونگے جب عرض شفاعت کو
تماشا گاہ محشر مین تکینگے نیک منہ بد کا

رہا کعبہ مین تیرے روضہ کے در پہ جا پائی
اسی انداز سے ہی رنگ تیرہ سنگ اسود کا

نشانہ قادر انداز قدر کا دست و بازو ہو
تری خواہش کرے تیر قضا کو حکم گرد کا

عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت مین
محل باقی رہے اللہ کے قبول ہو کد کا

ہوا تجھسا نہو سکتا ہی میرا ہی یہی ایمان
رکا نون سمایہ گر کسی زندیق و مرتد کا

نہ ہی تعریف سے میری زبان مین آئی ہی تیری
صفاہان تک سخن ہوگا اس تیغ مہند کا

شمشاد نے گلزار سے گلزار نے گلنار سے گلنار نے رخسار سے رخسار نے دیدار سے
دیدار نے گفتار سے گفتار نے رفتار سے رفتار نے دلدار سے سیکھا ہی شوخی کا چلن
ہر لالے کا داغ جگر نرگس کا ہی کحل البصر سوسن زبان حال پر لاتی ہی دل سے یہ خبر
آتا ہی وہ رشک قمر جسکی تجلی دیکھکر زیبا ہی گر تار نظر بنجاے سورج کی کرن
غل ہی یہی ہر چار سو آتا ہی اب وہ ماہرو جسکی تھی ہمکو جستجو کرتے ہین باہم گفتگو
پیمانے سے ملکر سبو مطلب سے ملکر آرزو عنبر سے ملکر آب جو نسرین سے ملکر نسترن
اک لخت خاک گلستان ہی رنگ گل سے ارغوان بلبل چمن پر ہی زبان ہی شاخ گل پر نغمہ خوان
نشو و نما کہتے ہین ہان ہشیار ہو اے باغبان آراستہ کر انجمن نو
باغ جہان آباد ہی یان سرو بھی آزاد ہی قمری نہایت شاد ہی نہ صید نہ صیاد ہی
ہان محفل میلاد ہی وقت مبارکباد ہی جبرئیل کو ارشاد ہی مشہور کردے یہ سخن

**پس راوی شیرین بیان بزبان شہیدی علیہ الرحمۃ والرضوان کہتا ہی**

طلوع روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا     ظہور حق کی حجت ہی جہان مین نور احمد کا
دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تھا     نہ تھا نام و نشان جن روز دن اس لوح ابجد کا
چمن پیرا ہے کن فراش جسکے باغ رنگین مین     بہار آفرینش ایک بوٹہ اوسکی مسند کا
عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا     عرب مین شور اوٹھا جسوقت اوسکی آمد آمد کا
شرف حاصل ہوا آدم و ابراہیم کو اوس سے     نہ تنہا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا
شب و روز اوسکے صاحبزادونکا گہوارہ جنبان تھا     عجب ڈھب یاد تھا روح الامین کو بھی خوشامد کا

صلائی کرم چونکه در داده شد | جهان جمله از نور او زاده شد
خدائی که هستی پدیدار کرد | ز سهر وی این سکه بر کار کرد
بمهمانی پیشگاه الست | طفیلی خور خوان او هر که هست
ز باغ رخش هشت بستان گلی | دران باغ روح الامین بلبلی
زمین تا فلک یک غبار رهش | ازل تا ابد یک تماشا گهش

اور مؤلف گنہگار کہتا ہی اور حقیقت مین معنی حدیث انا من الله والخلق من نوری کی بتاتا ہی

ہوئے ہین نور احمد سے زمین و آسمان پیدا | زمین و آسمان کیا ہین خدائی کا نشان پیدا
فروغ شمع رو کے نور سے جہان سارا منور ہی | وجود پاک سے اوسکے نشان بے نشان پیدا
وہی اصل وجود عالم امکان و آدم ہی | کہ جسکے پاس خاطر سے ہوئے ہر دو جہان پیدا
جمال پاک اوسکا مظہر نور الٰہی ہی | خدا کے نور کا سایہ جہان مین ہو کہان پیدا
ترے فضل و کرامت کا بیان کیا ہو انسان سے | ہر اک ذرات عالم سے ہی تیرے عز و شان پیدا
غرض تیرا علو شان ہو مکشوف عالم مین | کیا ہی اسلیے اللہ نے ہر دو جہان پیدا
خدا نے جابجا قرآن مین کی توصیف ہی تیری | بھلا مخلوق سے ہووے کہان وہ بیان پیدا
مبشر تیری رسالت کے ہوئے ہین انبیا سارے | نبی الانبیا ہین آپ بے شبہ و گمان پیدا
چراغ بزم وحدت تھی تمھاری ذات والا شان | جہان مین نور و ظلمت کے تھے نام و نشان پیدا
تری جای قدم کی حق نے کھائی ہی قسم واللہ | بشر ہوتا ہی تیری عز و شان کا پھر کہان پیدا
اطاعت تیری ہی عین اطاعت حضرت حق کی | بھلا اس قدر و رتبے کا کوئی ہوگا کہان پیدا

پھنسی ہے گو مشکل اپنی کچھ نہ دیوان ہزارون کے
ہوا عالم مین شہرہ میری اشعار مجید کا

ہوئی ہے آرزو مت مانی حسرت معراج کی طالب
میسر ہو طواف اے کاش مجھکو تیری مرقد کا

کبھی ہو نزدیک جا کر آستانہ پر ملون آنکھین
کبھی گرد و نواح پھیرون مین کرون نظارہ گنبد کا

فراغت سے گذران زندگی کا کوئی دم گذرے
حسد ہو خضر و عیسی کو مری عیش مخلد کا

مدینہ کی زمین کے گرد لائق ہو مرا لاشا
کسی صحرا مین وان کے طعمہ ہون مین ہما اور دد کا

تمنا ہے درختون پر پرندے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جسوقت ٹوٹے طایر روح مقید کا

خدا سے ہم التجا ہے شہید ہون کس محبت سے
زبان پر ہو سے جسدم نام آتا ہے محمد کا

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ اجمعین مادامت الدنیا الی یوم الدین

مسلمانو دل لگا کر سنو کہ جب سے ذات واجب الوجود اوس معبود مطلق کے نام و نشان اس عالم فانی کا موجود نہ تھا تب اوس یگانہ مطلق کو یہ مرکوز و محبوب ہوا کہ اپنا ایک حبیب پیدا کرے [illegible] وحدت مین نرد عشق ساتھ اوسکے کھیلے [illegible] اوسنے نور کرامت گنجور خواجہ عالم فخر بنی آدم احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اوس نور منور اور جوہر مطہر کو بطرح مناسب جانا پرورش فرمایا پھر جب دیکھا کہ بغیر پیدا شے موجود اسکے اپنے اسما و صفات پہچانے نہ جاتے اور اوس حبیب اکرم کے عز و شرف کے معنی مشہور نہ ہونگے بنا بر آنکہ [illegible] ظاہر کرنا توجہ فرمائی اور اوس نور کا طالب سرور دنیا و مافیہا پیدا کیا الغرض جو کچھ [illegible] پیدا ہوا [illegible] حقیقت محمدیہ [illegible] کائنات یا معنی کسی نے کیا خوب کہا

[illegible] طفیل
کہ مقصود وا لوبود باقی طفیل

مدارج مین لکھا ہی کہ خلیل خلت سے ہی بمعنی حاجت حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کیطرف محتاج و مفتقر تھے باین سبب خداوند تعالی نے آپ کو خلیل پکڑا اور حبیب فعیل ہی بمعنی صفت مشبہ بمعنی فاعل و مفعول پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محبوب تھے بدون کسی غرض کے اور بعضے عالمون نے فرق کرنے مین درمیان خلیل و حبیب کے یہ کلام لطیف بیان کیا ہی کہ جسکا کام خدا کی رضا مندی سے ہوتا ہی وہ خلیل ہی اور فعل خدا کا جسکی رضا مندی سے ہوتا ہی وہ حبیب ہی لیکن جبکہ وہ محبوب الہی کو مقام عبدیت بہت پسند تھا اور صوفیہ کے نزدیک اس مقام سے بالاتر کوئی مقام نہین اسلیے آپ اپنا بالکل کام خدا پر سپرد کیے تھے اور رضاے مولی کو ازہمہ اولی جانتے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جلشانہ سے جو مانگتے سو ملتا کیونکہ آپ ہی کے لیے یہ کل کائنات پیدا کیا گیا جیسا کہ روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ خداے کریم نے شب معراج مین ارشاد کیا ہی کہ انا وانت وما سوے ذلك خلقتها لاجلك یعنے ای محمد مقصود مین اور تو اور سب مخلوق واسطے تیرے ہی اور دوسری حدیث مین یون وارد ہوا ہی کہ لولاك لما خلقت الافلاك یعنی اگر نہین پیدا کرتا مین تجھکو ای محمد ہر آئینہ نہین پیدا کرتا مین آسمانون کو اور ایک روایت صحیح مین اسطرح آیا ہی کہ لولاك لما خلقت الجنة والنار یعنی اگر نہین پیدا کرتا مین تجھکو ای محمد ہر آئینہ نہین پیدا کرتا مین بہشت اور دوزخ کو مؤلف گنہگار غفر اللہ لہ کہتا ہی کہ بہشت اور دوزخ آسمان و زمین چاند و سورج ستارے اور انبیاء و اولیاء وغیرہ کل کائنات کی پیدایش اس قبیل سے ہی جسطرح کہین کسی بادشاہ یا امیر کا جلوہ نمائی

ادا اوصاف سے تیرے نہو یکحرف بھی ہرگز ‌‌‌‌ ‌ اگر ہر رونگٹے سے ہو مرے صد ہا زبان پیدا
شفیع المذنبین فیاض اوسکی ذات عالی ہے ‌‌ ‌ جو اوسکی راہ پر ہوئے نہو اوسکو زیان پیدا

فی الواقع اگر پیدائش اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی منظور نہوتی تو عالم عالم وجود مین نآتا جیسا کہ سلمان کی حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل مین آیا ہی کہ حضرت جبرئیل آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے اور پس از اداے شرایط آداب عرض کرنے لگے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپکا پروردگار فرماتا ہی کہ مین نے ابراہیم کو خلیل اور تجھکو حبیب کیا اور کسی مخلوق کو گرامی تر تجھسے نہین پیدا کیا اور مینے دنیا اور اہل دنیا کو نہین پیدا کیا ہی مگر اس لیے کہ تیری بزرگی اور منزلت جو میرے نزدیک ہی اوسکو جتیلاؤن اگر تو نہوتا تو دنیا کو مین پیدا نکرتا یہان سے رتبہ محمدی سمجھا چاہیے کہ خدا کے نزدیک آپکی کس قدر قدر و منزلت ہی اور آپسے خدا کو کسقدر حب والفت غالبًا یہی حب کے تقاضے سے خداے کریم نے آپکو حبیب سے تسمیہ فرمایا ہی اور سوے آپکے کوئی اس خطاب گرامی سے مخاطب و مخصوص نہین ہوا ہی الا آپکی امت مین سے جسنے آپکی پیروی کی ہی خداے عزوجل نے اوسکو اپنا محبوب کرلیا ہی بموجب آیۂ کریمہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنے تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہے + اگرچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہین مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ خلت اور محبت کے درمیان فرق زمین و آسمان ہی جیسا کہ

خطاب کیا نور و شمع کا سایہ نہین ہوتا ہی اور شمع کا رو و پشت سے یکسان نظر آتا ہی
اگر وہ سراج منیر سے چراغ تابان مراد رکھین تو معنی یہ ہو کہ وہ چراغ اعظم مستفید نور ہی
ذات اقدس آلہی سے اور دوسرے افادۂ انوار کرتے ہین اوسکی روشنی سے اگر وہ
سراج منیر سے آفتاب مراد رکھین تو یہ مطلب نکلے جس طرح آفتاب عالم اجسام مین
افادہ انوار کا کرتا ہی اور مستفید نہین ہوتا اپنے غیر سے اوسی طرح ذات پاک محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم افادۂ انوار فرماتی ہی اور استفادہ نہین کرتی کسی سے سوائے مقدس
آلہی جلشانہ کے اگر اس اعتبار سے قمر کی تشبیہ دیوین تو بھی درست ہوئے چنانچہ اخبار دن
مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح اوس عالم مین نبیو کی روحونکو
علوم الہیہ پہنچاتی تھی جسطرح دنیا مین اونہین انبیا سے بنی آدم کے مبعوث و مرسل
ہوے ہرچند نبوت تمام نبیون کی علم آلہی مین ثابت اور موجود تھی لیکن نبوت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان ملایک اور ارواح کے ظاہر اور معلوم تھی باین معنی آپ نے
فرمایا کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد یعنی مین نبی تھا اور آدم درمیان روح
و جسم کے تھے اور دوسری حدیث مین آیا ہی انی عند اللہ وخاتم النبیین وادم
لمنجدل فی طینتہ یعنی مین بے شک بندہ خدا اور خاتم انبیا تھا اور آدم اپنی
مٹی مین لتھڑے ہوے تھے اور ایک روایت مین یون وارد ہوا ہی کنت
نبیا وآدم بین الماء والطین یعنی تھا مین نبی اور آدم علیہ السلام تھے آب و گل مین
نقل ہی کہ جب وہ نور منور پیدا کیا گیا اور اوس نور سے انبیا کے نور نکالے گئے

منشا ہوتا ہی تو آگے اسکے گروہ جا بجا اترے ہوئے لشکر سوار و پیادہ امیر و وزیر
مصاحب و خادم صف باندھے کھڑے ہوتے ہین اور خیمہ وغیرہ کھڑا کیا جاتا ہی
اور عیش و عشرت کے سامان اور دوسرے لوازمہ موجود رکھا جاتا ہی اسی طرح جب کسیکو
اپنے محبوب کی خاطرداری مرکوز ہوتی ہی تو وہ بھی حتی الامکان مجلس و باغ آراستہ
اور دوسرے لوازمہ تیار اور موجود کرتے ہین کوتاہی نہین کرتا ہی پس جبکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سرور عالم اور محبوب الٰہی تھے اونکے واسطے خدائے کریم نے
اٹھارہ ہزار عالم کو پیدا کیا اور آپکے وجود باوجود سے ہر فرد کائنات کو مشرف و مستفید
فرمایا یہ شرف و افاضہ کی قسمین بہت ہین اوسکی شرح و تفسیر سے زبان بیان قاصر ہی
قصہ کوتاہ ذات پاک محمدی مظہر انوار الٰہی ہی اور خلایق مظہر انوار رسالت پناہی
قول الٰہی اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ روشنی ہی آسمانون کی اور زمین کی
وہی معنی کیطرف اشارت کرتا ہی یعنی نہین ہی آسمان و زمین مین مگر نور الٰہی کہ سارے
ہی تمام کائنات کے درمیان اور وہی ہی سر وجود و حیات و کمال اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مظہر اتم اور واسطہ ظہور ہین اوسی نور کا اور جمیع اہل عالم مقتبس اور مظہر ہین
آپکے انوار جمال کے فی الواقع اگر حجاب بشریت حائل نہوتا تو آپ کے جمال جہان آرا
کیطرف دیکھنا محال ہوتا غالباً یہی سبب ہی آپکا سایہ نہونے کا اور روشنی
سے یہ اندھیرے اوجالے مین برابر دیکھنے کا بھلا کیون ایسا نہو وہ جسم لطیف
ہمہ تن نور تھا شمع کا سا چنانچہ خداوند تعالی نے بھی آپ کو نور و سراج منیر کرکے

باینوجہ سب انبیا نے شب معراج مین آپکی اقتدا کی ہی اور قیامت مین سب آپکے جھنڈے کے نیچے ہونگے بالفرض اگر حضرت آدمؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰ علیہم السلام کے زمانے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانیکا اتفاق ہوتا تو اونکو اور اونکی امت کو آپ پر ایمان لانا اور آپ کی یاری کرنا واجب ہوتا کیونکہ حق تعالی نے اون سے اسی کا عہد لیا ہی اور جب انبیا اصل اور متبوع ہین بنا بر اللہ تعالی نے امت کا ذکر نکرکے انبیا کے ذکر پر کفایت فرمایا ہی القصہ جب آفریدگار تعالی و تقدس کو منظور ہوا کہ حقیقت محمدیہ علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیہ کو جسمًا و روحًا دنیا مین ظاہر فرماوے اور شرف و منزلت محمدی کو درمیان اہل عالم کے صورتًا و معنًی پھیلاوے پس داعی ترکیب قالب آدم خاکی نہاد ہوا اور نور محمدی کو حضرت آدمؑ کی پیشانی انور مین اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت آدمؑ کی پشت مبارک مین امانت کیا تفسیر روفی مین تفسیر بحر العلوم وغیرہ سے نقل کیا ہی کہ وقت روح ڈالنے جسم آدمؑ مین حضرت آدمؑ کو عطسہ آیا تو الحمد للہ کہا جواب یرحمک ربک سنا اوسدم نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جبین مبین مین اونکی متحرک تھا اسطرح جیسے موتی کو موتی پر گھسین حضرت آدمؑ نے کہا خداوندا یہ آواز کیا ہی خطاب ہوا کہ یہ نور تیرے فرزند کا ہی جو پیغمبر آخر الزمانؐ کا حضرت آدمؑ کے دل مین تمنای مشاہدہ نور محمدی مشتعل ہوئی اوس نور نے بسر انگشت مسبحہ اونکی انتقال کرکے جلوہ دکھایا حضرت آدمؑ نے جو آیت اظفار مین نور سید ابرار مشاہدہ کیا

تو پروردگار تعالی و تقدس نے اوس نور مقدس کو حکم کیا کہ نبیون کے نورونکی طرف
دیکھے پس جب نظر کیا انبیاء علیہم السلام کے انوار کو ڈھانک لیا سچ ہے جب آفتاب
طالع ہو ستارونکی روشنی اور چمک کہان قایم رہے یہی سبب ہے کہ جب آپ مبعوث
ہوے سارے ادیان منسوخ ہوگئے گو نبوت بذات نبی قایم رہی بعد اوسکے
سارے انبیا نے درگاہ خداوندی مین عرض کی کہ خداوندا یہ کون ہے جسکے نور نے
ہمارے نورونکو چھپا لیا ہے اللہ جلشانہ نے فرمایا کہ یہ نور محمد بن عبداللہ کا ہے
اگر تم لوگ اوسپر ایمان لاؤ تو تمھین درجۂ نبوت سے مشرف کرینگے پس اون سبھون نے
عرض کیا کہ خداوندا ہم اوسپر اور اوسکی نبوت پر ایمان لائے خداوند عالم نے ارشاد کیا
کہ مین تمھارا گواہ ہوا یہ معنی ہے قول الٰہی وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُکُمْ
مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ الخ کے یعنی اور جب لیا اللہ نے قرار نبیون کا کہ جو کچھ مین نے
تمکو دیا کتاب اور علم پھر آوے تم پاس کوئی رسول کہ سچ بتاوے تمھارے پاس والے کو
تو اوسپر ایمان لاؤگے اور اوسکی مدد کروگے فرمایا کہ تمنے اقرار کیا اور اس شرط پر لیا
میرا ذمہ بولے ہم نے اقرار کیا فرمایا تو اب شاہد رہو اور مین بھی تمھارے ساتھ
شاہد ہون تمام مفسرین اسبات پر ہین کہ مراد اس رسول سے محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہین نہین بھیجا اللہ تعالی نے کسی پیغمبر کو مگر یہ کہ ذکر کیا اوس سے محمد کا اور فرمایا
اوس جناب کے اوصاف اور لیا اوس پیغمبر سے میثاق اپنی عہد اوپر اسبات کے کہ اگر
زمانہ آپکا پاوین آپ پر ایمان لاوین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہین

بالآخر وہ نور منتشر کرنے حضرت آدم علیہ السلام کے تمام اعضا مین سرایت کی یہان تک
کہ حضرت آدم علیہ السلام کا سارا بدن اوس نور سے نورانی ہوگیا خداوند عالم نے
اوس نور کی برکت سے حضرت آدم کو تمام مخلوقات کے نام تعلیم کیے اور تمام فرشتون کو
آدم کو سجدہ کرنیکے لیے حکم دیا پس سبھون نے سجدہ کیا الا ابلیس لعین نے سجدہ نکیا
اسی جہت سے مقہور درگاہ خداوندی اور مردود بارگاہ لم یزلی ہوا پھر وہ نور مبارک
حضرت آدم سے اصلاب طیبات اور ارحام طاہرات مین درجہ بدرجہ منتقل ہوکر
حضرت کے والد ماجد عبداللہ کو پہنچا اور عبداللہ سے منتقل ہوکر حضرت کی والدہ
ماجدہ آمنہ خاتون کے رحم مبارک مین آیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے
نسب شریف کا ذکر فرماتے تو معد بن عدنان سے آگے نہ بڑھتے بلکہ آگے بڑھنے
والے کی نسبت کذب النسابون فرماتے فاقول مُحَمَّدُ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
واسمہ شیبۃ الحمد بْنِ هَاشِمٍ وَاسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ مَنَافٍ وَاسْمُهُ الْمُغِيْرَةُ ابْنُ
قُصَيٍّ وَاسْمُهُ مُجَمِّعُ بْنُ كِلَابِ اسمہ حکیم بْنُ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرٍ
وَاسْمُهُ قریش بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ
بْنِ الْيَاسِ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ اور یہ بات بتحقیق
ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے ہین اور حضرت
ابراہیم اور نوح اور ادریس علیہم السلام آپ کے اجداد سے ہین اور اللہ تعالی نے
آپ کی برکت سے اس نسب شریف کو زنا سے پاک رکھا جو جاہلیت کے زمانے مین

فی الحال انگشت سبحہ اوٹھا کر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد
عبدہ و رسولہ اوسی دن سے یہ سنت درمیان اولاد کے اونکے جاری ہو گئی القصہ
حق تعالی نے فرمایا کہ ای آدم جس کا بیٹا غیب سے حضور مین آتا ہی کچھ تحفہ بھی لاتا ہی تو اپنے
فرزند ارجمند کو کیا تحفہ دیگا حضرت آدم نے عرض کی کہ الہی میرے پاس سوا الحمد کے
دوسری چیز نہیں ہے ثواب اوس حمد کا اوس فرزند دلبند کو دیا حق تعالی نے اوس
ثواب کی لوا بنائی اور اوسکو مسمی بلواء الحمد کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
نقل ہی کہ جب اوس لوا کو میدان عرصات مین حاضر کرینگے ندا کرنیوالا ندا کریگا این النبی
العربی القرشی المکی الحرمی التہامی محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین و سید المرسلین
و امام المتقین و رسول رب العلمین پھر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لاوینگے اور اوسکو دست مبارک مین لینگے پھر تمام انبیا حضرت آدم سے عیسی تک
علیہم السلام ساتھ تمامی صدیقین اور شہدا اور صلحا اور عرفا کے حوالی اوس لوا
کے مجتمع ہونگے پھر واسطے ہر ایک کے اون فرقہ سے حلہ اور تاج حاضر ہوگا اور واسطے
جناب مقدس سلطان الانبیا سند الاصفیا امام کل سید رسل خواجہ کونین رسول ثقلین
احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج لوائی لاکر فرق ہمایون پر رکھینگے اور لباس
حریر سبز زیب تن فرماینگے اور ستر ہزار لوا آگے آگے آنحضرت کی جلو مین لیجاوینگے اور لوا
الحمد کو جناب امیر المومنین علی مرتضی کے حوالہ کرینگے لا محالہ

روز محشر کیون نہ کل عالم کا وہ سردار ہو — جس کا ایسا ہو علم ایسا علم بردار ہو

تخت اولٹ گئے اور اوس رات کو سارے مکانات مین دنیا کے روشنی پھیل گئی
بالکل جہان نور ہی نور ہوگیا اور شیطان آسمان پر جانے سے روک دیا گیا اور چوپائے
جانورونکو گویائی عنایت ہوئی اون سب نے کہا بخدا رب کعبہ نطفۂ زکیۂ محمدیہ ماکے پیٹ
مین آیا یہ شخص امان دنیا اور چراغ روے زمین ہے بہترین امت پر مبعوث ہوگا اور سب
چوپاے اور دوپاے چرند پرند آپس مین بشارت دینے لگے اور دریائی جانور ایک دوسرے کو
خوشخبری سناتے کہ وقت وہ آیا کہ ابو القاسم پیدا ہون یہ بھی اخبار مین آیا ہی کہ جس سال
آپ حمل مین ہوے اوس سال مین باران رحمت نے نزول کیا درختونکو سبز و شاداب
کردیا بہت خیر و برکت شامل حال قریش کے ہوئی قحط دفع ہوا اونکے چارپائے جو دبلے
ہوگئے تھے فربہ و مست ہوگئے حتی کہ غایت انبساط سے قریش نے اوس سال کا نام
سنۃ الفتح والابتہاج رکھا بی بی آمنہ فرماتی ہین کہ مین حاملہ ہوئی لیکن کچھہ بار بوجھہ
جیسے عورتونکو ایام حمل مین ہوتا ہی مجھکو ہرگز نہوا اور اثر حمل ظاہر نتھا جب مدت حمل میری
چھہ مہینے کو پونہچی خواب مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہی اے آمنہ درخت امید تیرا بار آور ہوا
ہی ساتھہ بہترین اہل عالم کے جب پیدا ہو تو نام اوسکا محمد رکھیو اور اپنے حال کو چھپائیو
اور یہ بھی آمنہ سے مروی ہی کہ حمل کے ہر مہینے مین آسمان و زمین سے ایک آواز میرے کان مین
آتی تھی کہ اے آمنہ تجھکو بشارت ہو کہ اب وقت ظہور ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم
کا نزدیک ہی جو مبارک اور نیک ہی اور وہ بغایت ضعیف ہی الغرض جب زمانہ
ظہور کرامت گنجور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب ہوا اور آپکی والدہ ماجدہ کو درد زہ

جاری تھا چنانچہ فرمایا آپ نے خرجت من الاصلاب الطاہرۃ الی الارحام الطاہرات یعنی نکلا مین پاکیزہ صلبون سے آدم علیہ السلام سے عبد اللہ تک طرف رحمون کے البتہ رحم کہ پاکیزہ تھے [illegible] مروی ہی کہ عادت آلہی اس طرح پر جاری تھی کہ حضرت حوا کے ہر وضع حمل مین دو فرزند [illegible] لڑکا جوڑوان پیدا ہوتے تھے لیکن شیث علیہ السلام جو جناب خاتم [illegible] بزرگوار تھے وہ تنہا پیدا ہوے یہ بھی آیا ہی سواے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] اور کوئی فرزند نہ تھا اور نہ آمنہ کے پیٹ سے دوسرا کوئی فرزند پیدا ہوا [illegible] کہ شب جمعہ مین دُرہ محمدیہ علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیہ صدف بطن آمنہ مین [illegible] پایا اسی وجہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جمعے کی رات کو شب قدر سے افضل [illegible] تھے کیونکہ جو خیر و برکت اوس شب متبرک مین فایض و نازل ہوئی کسی شب مین [illegible] اور قیامت تک نہوگی اور کیون نہو کہ مادہ جمیع خیر و برکت کا اوسی شب مبارک مین رحم متبرک آمنہ مین قرار پایا اس اعتبار سے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت کو بھی شب قدر سے افضل [illegible] بیجا نہو اخبارون مین آیا ہی کہ اوس رات کو [illegible] ملکوت مین پکارا گیا کہ تمام عالم کو انوار قدسیہ سے روشن کردین اور فرشتے زمین و آسمان کے مسرت [illegible] اور خازن بہشت کو حکم ہوا کہ دروازے بہشت کے کھولدے اور تمام [illegible] سے معطر کرے اور زمین و آسمان کے سب طبقات مین بشارت دیجاوے کہ آج کی رات نور محمدی سے بی بی آمنہ کا رحم مبارک منور ہوا روایت ہی کہ اوس شب کی صبح کو تمام روے زمین کے بت اوندھے گر پڑے اور پادشاہان روے زمین کے

منظہر نور خدا اصل علی پیدا ہوے | مقتدا و پیشوا اصل علی پیدا ہوے
یعنی احمد مجتبیٰ صلی علی پیدا ہوے | آج فخر انبیا اصل علی پیدا ہوے

شافع روز جزا اصل علی پیدا ہوے

آج محبوب خدا اصل علی پیدا ہوے | پیشواے انبیا اصل علی پیدا ہوے
منبع جود و سخا اصل علی پیدا ہوے | زینت ارض و سما اصل علی پیدا ہوے

رونق ہر دو سرا اصل علی پیدا ہوے

انس و جان ارض و سما مخلوق ہین جنکے سبب | سر جھکاتے ہین ملائک جنکے آگے باادب
ہین وہ ختم المرسلین محبوب رب مقبول رب | حامد و محمود و احمد خاص ہین جنکے لقب

وہ محمد مصطفے صل علی پیدا ہوے

جسم اطہر کیا سراپا ہی مجسم ایک نور | منعکس ہی جسکے نور ہر طرف نزدیک و دور
سب سے پہلے بخشوائینگے جو امت کا قصور | حضرت آدم سے جن حضرت کا تھا پہلے ظہور

اب وہ ختم الانبیا اصل علی پیدا ہوے

جنکے مقدم سے ہوا رنگ رخ کفار زرد | بت پرستی ہوگئی جنکے سبب یکبار گرد
جنکے نام پاک سے ہوتا ہی دل کا دور درد | نور سے جنکے ہوئی تھی آتش نمرود سرد

آج وہ نور خدا اصل علی پیدا ہوے

جنکے صاف اوصاف ثابت ہی کلام قرآن سے | کیون نہ ہو ان پر ہو فدا ہر اک بشر سو جان سے
توبۂ آدم ہوئی مقبول جنکی شان سے | نوح کی کشتی بچی جنکے سبب طوفان سے

شروع ہوا آپ تنہائی سے گھبرائین پھر ایک آواز خوفناک نے آپ کو ہیبت
مین ڈالا اوسوقت ایک طائر سفید نے آپکے دل کو ملا اور ملتے ہی وہ خوف وڈر دور ہوا
بعد اوسکے ایک پیالہ شربت سفید سے بھرا ہوا آپکے سامنے آیا آپ نے اوسے
نوش فرمایا اور پیتے ہی آپ کو قرار و سکون حاصل ہوا بعد اوسکے ایک نور
بلند ہوا اور چند عورتین بلند قامت مثل بیٹیان عبدمناف کے حاضر ہوئین
اون عورتون مین سے ایک نے کہا کہ مین آسیہ فرعون کی اہلیہ دوسری بولی مین
مریم عمران کی بیٹی ہون اور یہ عورتین حورعین مین آمنہ فرماتی ہین کہ حال
بہت پرشور ہوا اور ہر ساعت ایک آواز بہ نسبت آواز سابق کے خوفناک تر
مسموع ہونے لگی اتنے مین کیا دیکھتی ہون کہ ایک دیبا سفید درمیان آسمان و
زمین کے دراز کھینچا گیا ہی اور کچھ لوگ آفتابے اور ابریق نقرہ کے لیے ہوئے آسمان و
زمین کے بیچ مین معلق کھڑے ہین بعد اوسکے طائران زمرد منقار یاقوت بازو نے
آکر اپنے پرون سے میرے حجرے کو چھپا لیا اور مشارق و مغارب ارض کے مجھے دکھائی دیے
اور مجھے تین علم منصوب نظر آئے ایک مشرق کیطرف اور مغرب کیطرف اور ایک کعبے
کے اوپر پھر مجھے دردزہ ہونے لگا اور بقول مشہور بارھوین تاریخ ربیع الاول کی
جس سال مین قصہ اصحاب فیل واقع ہوا تھا صبح صادق کے وقت پیر کے دن ابتدای
حمل سے بعد گذرنے نو مہینے کامل کے پاک و صاف ختنہ کیے ہوے
اور آنول نال سے کٹے ہوے

جمال باکمال کی روشنی سے زمین سے عرش برین تک روشن ہو گیا چنانچہ واسطے اقتباس
اوس انوار کے ستارگان آسمان مائل بزمین ہو گئے یہان تک کہ گمان ہوتا تھا سرونپر
ٹوٹ پڑینگے آمنہ فرماتی ہین کہ بوقت ولادت آپکے مجھسے ایک نور نکلا جسکی روشنی سے
مینے مکۂ معظمہ مین بیٹھے ہوئے ملک شام کے قصر و مکان کو دیکھ لیا اور جب آپکے روے انور پر
نظر کی تو مجھے مانند چاند چودھوین رات کے دکھائی دیا اور بدن مبارک سے جو خوشبو
مشک اذفر کے آرہی تھی اوس سے میرے مشام جان معطر ہو گیا راقم کہتا ہی کہ مدینہ سے ہنوز
وہ رائحہ روح پرور آتا ہی دماغ ارادت چاہیے تاکہ اوس خوشبو سے عطر آسودہ ہووے لیکن
ظاہر و ثابت ہی کہ یہ تشبیہین حسب عرف و عادت ہی ورنہ عالم مین کوئی چیز ایسی نہین جو آپکے
صفات خلقیہ کے معادل ہووے اور اوصاف خُلقیہ کے مماثل ٹھہرے اور کیونکر ہو سکتا ہی
جسطرح آفریدگار عالم اپنی ذات و صفات مین یکتا ہی اوسیطرح اوسکے حبیب بھی کمالات
صوری و معنوی مین بے ہمتا ہی دیکھیے اللہ جلشانہ نے آپکی شان مین فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ
یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ یعنے جو لوگ ہاتھ ملاتے ہین تجھسے
وے ہاتھ ملاتے ہین اللہ سے اللہ کا ہاتھ اوپر ہی اونکے ہاتھ کے وَمَنْ یُطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنے اور جسنے حکم مانا رسول کا اوسنے حکم مانا اللہ کا سواے اسکے
خداوند کریم نے آپکی مدح و ثنا کا خطبہ پڑھا ہی اور اپنے اکثر نامون سے جس طرح رؤف
رحیم وغیرہ ہین آپ کو تسمیہ فرمایا ہی اور آپ کو بشارت مغفرت ذنوب گذشتہ
و آیندہ دیا ہی اور سوا آپکے اس کرامت سے کسی نبی کو مشرف و ممتاز نہین فرمایا ہی

آج وہ ہی ناخدا صل علی پیدا ہوے

جنکی پابوسی کی رکھتے ہین ملایک آرزو — دست بستہ عقل کل جنکے کھڑی ہو روبرو
سب نبی سے حق نے دی ہی جنکو بڑھکر آبرو — ای خضر تھی تمکو جنکی پیروی کی آرزو

لو وہ رہبر رہنما صل علی پیدا ہوے

رہنما و سید عالم حبیب کبریا — رحمۃ للعلمین و شافع روز جزا
خاتم پیغمبران و سرور ہر دو سرا — ہر نبی کی جو شب معراج مین ہونگے مقتدا

وہ امام و پیشوا صل علی پیدا ہوے

کیون نہ فرط شوق سے سر کو رکھین سجدے مین آج — کیون نہ شکر حق خوشی سے ہم کرین سجدے مین آج
کیون نہ سب مخلوق بیخود ہو رہین سجدے مین آج — کیون نہ بت ساری خدائی کے گرین سجدے مین آج

مظہر نور خدا صل علی پیدا ہوے

مین سناتا ہون خوشی سے اک بشارت عاصیو — پیشتر سب کے کرینگے جو شفاعت عاصیو
جنکے ہی شق القمر اک ادنی جرأت عاصیو — رجعت خورشید پر ہی جنکے طاقت عاصیو

آج وہ شمس الضحی صل علی پیدا ہوے

نعت حضرت مین بشر کے ہی دلا قاصر زبان — مست کو یارا ہے وصف ساقی کوثر کہان
کسکی طاقت ہی کرے جو انکے رتبے کو بیان — لطف خاطر خود کریگا جنکے خلاق جہان

وہ حبیب کبریا صل علی پیدا ہوے

سبحان اللہ آج وہ آفتاب عالمتاب نے ساحت حدوث پر جلوہ ظہور دکھلایا جسکے

خداے تعالی آپ پر مع ملائکہ رحمت بھیجتا ہی اور مومنونکو آپ پر درود وسلام بھیجنے کے لیے امر کیا ہی تا کہ منتشر و مشہور ہو فضیلت آپکی درمیان عوالم علوی اور سفلی کے سوا اسکے پروردگار نے ندا کیوقت آپکا نام لیکے نہین پکارا اور بندونکو اسطرح پکارنے سے منع کیا جب نوبت خطاب کی آپ پر آئی آپکو وصف نبوت وصفت رسالت سے یاد فرمایا جیسا کہ کہا یا ایہا النبی یا ایہا الرسول برخلاف دوسرے نبیون کے جب اونہین یاد کیا نام لیکے پکارا کہ یا آدم یا نوح یا موسی یا عیسی اور اس ندا مین کہ یا ایہا المزمل یا ایہا المدثر آثار ملاطفت و رحمت سے وہ چیز ہی کہ ارباب ذوق واہل محبت پر ظاہر ہی ازین قبیل بہت سی آیات قرآنی متضمن فضل وکرامت حضرت رسالت پناہی ہی اور حقیقت مین تمام قرآن بعد حمد وثناے پروردگار مبین وصف وکمالات احمد مختار ہی جیسا کسی

عاشق نے اوس طرف اشارت کی ہی لا یعلمہ

سورۂ واللیل دیدم وصف گیسوے شماست — والضحی خواندم سراسر نسخۂ روے شماست
پا بپایہ تا بسوے قاب قوسین آمدم — چون نظر کردم صفات طاق ابروے شماست
دیدہ ام بسیار در تفسیر ما زاغ البصر — شرح چشم مست شور انگیز جادوے شماست
حرف حرف سورۂ یوسف فرو جستم شبے — ذرہ از آفتاب حسن دلجوے شماست
بانگ طبتم فادخلوہا خالدین اندر جہان — چون بگوش جان شنیدم از سر کوے شماست
آن روایتہا کہ میگویند از خلق عظیم — دفتر اخلاق خواندم سربسر خوے شماست

المختصر ممدوح خالق کے فضل وکمال کو مخلوق کہان تک شرح کر سکتا ہی

اسلیے سب پیغمبر قیامت مین نفسی نفسی لکارینگے اور آپ بلا خوف و خطر امتی امتی فرماینگے
اور خدای تعالیٰ نے آپکے لیے وعدہ عطاے نعمت غیر متناہی کیا ہی اور آپکی متابعت
مستلزم محبت اپنا ٹھہرایا ہی اور آپ کے ذکر کو اپنے ذکر کا ہم پہلو گردانا ہی یہان تک کہ
خطیب اور مصلی نہو گا جو یہ نہ کہتا ہو کہ اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمد
رسوله سوا اسکے جسوقت کوئی بدبخت آپکی شان مین گستاخانہ لفظ زبان پر لایا ہی حق تعالیٰ
قسم یاد کرکے اوس طاعن بے ادب کا جواب دیا ہی اور فرشتون کو بھیج کے لڑائیون مین
آپکی تائید کی ہی اور آپ کی مدت حیات و زمان و مکان کی قسم کھائی ہی اور یہ قسم کھانی
اس قبیل سے ہی جس طرح محب اپنے محبوب پر سوگند کھاتا ہی اور کہتا ہی تیرے سر کی قسم
اور تیرے حیات کی قسم کہا ابن عباس نے کہ پیدا نہ کیا پروردگار نے کسیکو گرامی تر اپنے نزدیک
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوگند یاد کی حضرت حق نے اوس جناب کی حیات کی نہ یہ کہ اوسکے
غیر کی اور کہا ابن الجوزار نے کہ سوگند نہین یاد کی حضرت حق جل و علا نے کسیکی حیات
پر سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مواہب لدنیہ مین مذکور ہی کہ فرمایا حضرت عمر بن الخطاب
نے کہ یا رسول اللہ مان باپ میرے آپ پر سے فدا ہون تحقیق پہنچی ہی فضیلت تمہاری
خدا کے نزدیک اس مرتبے کو کہ قسم کھاتا ہی خدا تمہاری حیات کی نہ یہ کہ تمام انبیا کی حیات
کی اور پہنچی ہی فضیلت تمہاری خدا کے نزدیک اوس حد کو کہ قسم کھاتا ہی تمہاری
خاک پا کی کہ کہتا ہی لا اقسم بهذا البلد یعنی قسم کھاتا ہون اس شہر کی جو عبارت ہی زمین سے
جسپر پانوٴن رکھکے چلتے ہین سوگند کھانا اوسپر گویا سوگند کھانا خاک پا کا ہی علاوہ اسکے

یہ نام نامی لکھا گیا اور حضرت آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی جب اس نام کے توسل سے
استغفار کیا اور یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص اس نام سے نامدار ہی عذاب سے
رستگار ہی اور شفاعت کے سزاوار اللہ اللہ آشفتہ

کیا نام کہ بسم اللہ کے ما بعد بلا لام — دیباچۂ قرآن مین سر حمد یہ ضم ہی
کیا نام ہی وہ نام خدا غور سے دیکھو — گویا وسط مدّ حم رقم ہی
کیا نام کہ ہی نور دل و جان ملائک — اور کالبد صفوت آدم کو یہ دم ہی
توبہ ہوئی آدم کی اوسی نام سے مقبول — جنت کو شفا اسی سے ہی تسنیم کو نم ہی

الحاصل ظہور اسماء و صفات بمقدار قابلیت کے ہی اور ظاہر ہی کہ قابلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جمیع مخلوقات کی قابلیت سے برتر ہی اسیواسطے مقام آپکا شب معراج مین عرش ہوا کہ انتہا مخلوقات کی ہی اور منتہی موجودات کی اور وہان تک کسی پیغمبر و فرشتہ کا گذر نہوا الا آپکا پر یہ قصہ مطولات مین بشرح و بسط لکھا ہوا ہی یہان پر واسطے ابتہاج شائقین کے بالاختصار لکھا جاتا ہی کہ پروردگار تعالی و تقدس اپنے حبیب کو مکہ معظمہ سے بالا سے عرش مجید لے گیا اور مقام دنی سے درجہ قدسیہ تک ترقی فرما کر محرم اسرار فاوحی الی عبدہ ما اوحی بنایا و الوان و اقسام کے فضائل و کرامات سے عزت و امتیاز بخشا اور سب نعمت و کرامت بہتر جو اپنا دیدار ہی اوس سے مشرف فرمایا اور علوم اولین و آخرین آپ کو عنایت کیا اور بعد تخفیف فرمائی پانچ وقت کی نمازین آپ اور آپ کی امت پر فرض کین نقل ہی کہ جب

وہ ایک بھی نہ تھا نا پیدا کنار ہی اس صورت مین مسلمانون کو لازم و درکار ہی کہ یہ اعتقاد
دل سے کرین اور زبان سے بھی کہتے رہین مصرعہ لمؤلفہ
سب سے بہتر ہی حق کے احمد مختار ہین ٭ اسوقت تھوڑا سا فضل و کرامت نام پاک
کا سنیے تا دل مین خوب بسے ع چہ نام است این نام آور چہ باشد ٭ بلا شک ع
مکرم تر بود از ہر چہ باشد ٭ آثار مین آیا ہی کہ پروردگار تعالی و تقدس نے
اپنے اسم گرامی محمود کو مشتق کیا اور اوس اسم عالی سے اسم سامی احمد مشتق فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اس نام سے کوئی نامی نتھا اللہ تعالی اپنے حفظ و
امان مین [illegible] تا کہ [illegible] اسماء مبارک مین اشتباہ و اشتراک راہ
نپاوے [illegible] الانبیاء سے ذکر کیا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام نے
اپنے فرزند [illegible] کو فرمایا کہ ای فرزند تو بعد میرے خلیفہ ہی صلاح و تقوی
اختیار کر [illegible] اللہ تعالی کا نام لے تو [illegible] محمد کا ذکر کر اسواسطے کہ مینے
اوسکے نام کو [illegible] عالی [illegible] مین کہ روح اور مٹی [illegible] اوسکے
بیچ آسمانون [illegible] پروردگار نے [illegible]
مین [illegible] کا لکھا ہوا دیکھا ہی [illegible]
[illegible] اور [illegible] طوبی اور سدرۃ المنتہی سے لیکر اور
[illegible] فرشتون کے بیچ نام نامی لکھا دیکھا ہی اور
یہ بھی روایتون مین [illegible] سے ساکن [illegible] کی قائمی ہی

تجھسے تیرے نفس سے بھی زیادہ تر نزدیک ہین اور دعا مظلوم سے ڈر کہ درمیان میرے اور دعاے مظلوم کے
کوئی حجاب نہین وہ البتہ مستجاب ہی اگرچہ کافر ہو اور رشد ائمہ پر۔ کر اور تکبر سے بچ اور
دنیا پر مغرور نہو اور اوس سے آرام مت پکڑ اور اوسپر فخر مت کر کہ جانے والی ہی
کسی سے اوس نے وفا نہین کی اور نماز پنج وقتون مین ادا کیجیو اور امر معروف نہی
منکر کو افشا کہ قوام دین اسی پر ہی اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ خلوتخانہ خاصہ مین
درمیان محب و محبوب کے یہ باتین بھی ہوئین اول اللہ تعالی نے فرمایا کہ ای
محمد انا وانت وما سوی ذالک خلقتہا لاجلک یعنی مقصود مین اور تو سوا اسکے
سب مخلوق واسطے تیرے ہین دوم حضرت حق نے وحی کی کہ بہشت حرام ہی سب
انبیاء پر جب تک کہ تو نجائے اور حرام ہی سب امتون پر جب تک کہ تیری امت داخل
نہون سوم حق تعالی نے فرمایا ای محمد مال تیری امت کو بہت ندیا تا حساب
قیامت مین اون سے بہت نہو اور عمر اونکی بڑی نہین کی تا دل اونکے
محکم نہون اور سب امتون کے بعد اونکو زمانہ آخر مین پیدا کیا تا کہ اونکا قبر
مین بہت نہو یعنی دیر تک وے قبر مین منتظر نرہین چہارم وحی کی حق تعالی
نے زندگانی کر جبسے چاہے کہ آخر مرنا ہی دوستی کر جبسے چاہے کہ آخر
اوس سے جدا ہونا ہی عمل کر جو کچھ چاہے کہ جزا اوسکی ملنی ہی سب خلق
سے نا امید ہو کہ بدی ہی ہم نشین میرا ہو کہ آخر میری طرف بازگشت ہی دل
اپنا دنیا سے متعلق نہ رکھہ کہ تجھے واسطے اوسکے پیدا نہین کیا ہی پنجم آنحضرت

جناب سید المرسلین سر پر آراے قاب قوسین ہوے درگاہ باری مین عرض کی کہ
اے پروردگار تو نے عذاب کیا امتون سے بعضونکو تباہ کر کے اور بعضون کو خسف
کر کے اور بعضون کو مسخ کر کے پس یا الہ العلمین میری امت سے کیا
کریگا اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ بھیجونگا اوپر اون کے رحمت اور بدل
کرونگا اونکی بدیونکو نیکیون سے اور جو کوئی بلاویگا مجھے لبیک کہونگا
اوسکو اور جو کوئی سوال کریگا مجھسے عطا کرونگا اوسکے لیے اور جو کوئی توکل کریگا مجھپر
کفایت کرونگا اوسکے واسطے اور دنیا مین پوشیدہ کرونگا اوسکے گناہونکو اور آخرت
مین شفیع گردانونگا اونکا سبکے اوسکا فاطمہ و مدعم الحمد للہ اور مدارج مین لکھا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت مراجعت کے اس عالم کے عرض کی کہ یا الہ العالمین ہر ایک
قادم یعنی سفر سے طرف گھر آنے والے کے لیے ایک تحفہ ہوتا ہی تحفہ میری امت کیواسطے اس سفر
کا کیا ہی فرمایا حضرت حق نے کہ مین واسطے اونکے ہون اونکی حیات تک اور واسطے اونکے ہون جب
فوت کرین اور واسطے اونکے ہون درمیان قبور کے اور واسطے اونکے درمیان نشور کے اور ہم سب جگہ
اونکے مدد و معین ہین فقط بی لکھدیا اسنے حمد و شکری لکھ تفسیر رؤفی مین لکھا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد مشاہدہ عجایبات بہشت و دوزخ کے خطاب ہوا کہ ای محمد بہشت کی
نعمتین اور دوزخ کی سختیان تمنے دیکھین آپنے عرض کیا ان نعمتونکا شمار نہین ہو سکتا جو بہشت مین ہین
واں نعمتین جو ہین اچھا او جو دوزخ مین ہین اس شادی ہوا کہ جانتا ہو کہ ساتھ ایمان وہ نصیب ہوا
کہ اللہ فرمایا اور تمہارا نیز ... اور جب تمہارا کچھ دن لوٹے تو تجھے پاکر اوسدم مین

رافتا ہر دم تو غم کھانیکا ناحق کھائے ہی
رزق کا ضامن ہی حق پھر کسلیئے گھبرائے ہی

دوسرا بہشت تیری اور تیری امت کیواسطے ہی اور امت تیری اوس طرف رغبت نہین کرتی یعنی اعمال نیک مین تقصیر کرتے ہین ولہ

ای دل دیوانہ گلگشت چمن کر گل کو دیکھ
وحشت کے خار دشت مین کیون دامن عبث الجھائے ہی

تیسرا دوزخ کو واسطے تیرے اعدا کے پیدا کیا ہی امت تیری سعی کرتی ہی وہان کی یعنی میری نافرمانیان کرتی ہی ولہ

دشمنون کے واسطے جو گھر بنا اوسکی طرف
دوستو ہی دل نافہم دوڑا جائے ہی

چوتھا خلوت مین گناہ کرتے ہین مجھسے شرم نہین کرتے اور لوگون مین عصیان سے بچتے ہین اور ملامت سے اونکے اندیشہ کرتے ہین ولہ

خلوت و جلوت مین یکسان بچ گنہ سے رافتا
خلق کا کیا ننگ جو حق سے نہین شرمائے ہی

پانچوان مین اون سے آج کل کا عمل طلب نہین کرتا اور یہ مجھسے کل کا بلکہ ہفتے کا بلکہ مہینے کا بلکہ برسونکا رزق مانگتے ہین ولہ

آج وہ کل کا عمل تجھسے طلب کرتا نہین
رزق فردا کے لیے کیون ہاتھ تو پھیلائے ہی

چھٹا مین روزی اونکی کسی کو نہین دیتا یہ طاعت میری غیر کو دیتے ہین یعنی ریا کیواسطے کرتے ہین ولہ

تیری روزی اور کو دیوے یہ عادت ہی نہین
پھر عبادت مین شریک حق تو کیون ٹھہرائے ہی

ساتوان عزیز کرنیوالا مین ہون اور یہ اور سے عزت چاہتے ہین ولہ

عزت اوس سے چاہ کہ ذوالعزہ ہی عزت بخش ہی
ہاتھ سے جسکے ہر اک عالم نے عزت پائی ہی

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اللہ تعالی سے عرض کی کہ حساب امت کا قیامت کے دن مجھپر سپرد ہوا ارشاد ہوا کہ اے محمد غرض تیری کیا ہے عرض کی مین نے آخر امت میری فضیحت نہو فرمایا حضرت رب العزت نے کہ اے محمد حساب اونکا ایسا لونگا تو بھی قبایح اعمال سے اونکے مطلع نہو گا جب مین گناہ اونکا تجھسے کہ پیغمبر شفیق ہے چھپاؤن بیگانون پر کسطرح ظاہر کرون اے محمد تو اگر اونپر شفقت رسالت رکھتا ہے تو مین رحمت ربوبیت تو اگر پیغمبر اور رہنما اونکا ہے تو مین معبود اور خدا تو آج نہ نگاہ الطاف اونکو دیکھتا ہے میری نظر عنایت ازل سے اونکے حال پر ہے ششم اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے محمد میرے واسطے کیا تحفہ لایا حضرت نے عرض کی کہ یا الہ العلمین تیرے واسطے کیا تحفہ لاؤن دو قبضے لایا ہون ایک مین تقصیرات طاعت امت ہے دوسرے مین اونکی جفا و معصیت فرمایا تقصیرات طاعت بخشی مین نے رحمت سے اور جفا و معصیت امت معاف کی تیری شفاعت سے مولفہ

| | |
|---|---|
| واہ کیا فضل ایزدی ہے یہ | اور کیا شان احمدی ہے یہ |
| شکر بیحد رحیم مطلق کے | دل و جان ہو رسول کے صدقے |

ہفتم بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے میری امت کی کئی شکایتین کین اول مین ضامن رزق کا ہوا اور یہ اعتقاد نہین کرتے طلب رزق مین سرگردان ہین

مولانا روف احمد رافت

یا خدا ستار تیرا نام ہے
عیب پوشی شان ہے تیرا مدام

میرے عیبوں کو چھپا بہرِ رسول
اور توبہ میری یا رب کر قبول

مشکلیں آسان میری کیجیے
ہر مصیبت میں صبوری دیجیے

ہر بلا و رنج سے محفوظ رکھ
خاطرِ ناشاد کو محظوظ رکھ

شرک و طغیان سے خداوندا بچا
دور کر دل سے مرے حرص و ہوا

کلمۂ توحید نقشِ دل رہے
جسم میں جان جب تلک داخل رہے

سنت و شرعِ محمد پر مدام
استقامت بخش یا رب ذوالکرام

فکرِ دنیا سے رہیں آزاد ہم
عشقِ احمد سے رہیں آباد ہم

حسرتوں کی یہ تمنا پوری ہو
خواب میں دیکھوں رخِ سلطان کو

گر تری توفیق ہو میری رفیق
جاؤں گر ہووے رخشان شفیق

پھر زیارت سے حریم پاک کی
اور تربت سے شہ لولاک کی

دین و دنیا کی سعادت کر نصیب
[illegible] دعائے یا حبیب

معصیت میں عمر گذری ہا ہائے
کچھ نہیں ایسا عمل جو کام آئے

فضل تیرا ہو تو بیڑا پار ہے
ورنہ بندہ لائقِ پیزار ہے

نفس و شیطان دشمنِ ایمان ہیں
رہزنی کے دھیان میں ہر آن ہیں

گر تری توفیق ہووے راہبر
پھر نہ شیطان سے ہو کچھ بھی ضرر

دل سے مٹ جائے خیالِ معصیت
نفس کو ہو جائے فکرِ عاقبت

آٹھوان نعمت مین دیتا ہون یہ شکر اوسکا ادا کرتے ہین ولہٗ

نعمتین ہین یہ عنایت کین اوسیکا شاکر ۔۔ غیر کی توصیف مین کیون بہاٹ سا جلائے

نوان یہ نافرمانی یہ ہی کرتے ہین مین شکایت اونکی فرشتون نہین کرتا اور تھوڑی سی بلا بھی جو اونپر لاتا ہون تو دفتر شکایت کے لوگون مین کھول دیتے ہین ولہٗ

جرم کا تیری وہ رافت گلہ کرتا نہین ۔۔ تو بلا پر اوسکے کیون لب پہ شکایت لائے

## مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات لمؤلفہ

یاالٰہی یا الٰہ العالمین ۔۔ عفو فرمائے گناہ مذنبین

ماحیٔ عصیان و غفار الذنوب ۔۔ قاضی الحاجات و ستار العیوب

قادر و قیوم و حی بے زوال ۔۔ رافع و باسط غنی ذو الجلال

منعم و تواب و رحمٰن و رحیم ۔۔ معطی و وہاب و فتاح و کریم

شان سے تو اپنے نام پاک کی ۔۔ اور حرمت سے شہ لولاک کی

بانیٔ منزل کی حاصل کر مراد ۔۔ اور مقصد میرے یارب العباد

ملتجی ارباب دنیا سے نہون ۔۔ تیرے ہی در کا گدا بنکر رہون

جان جب تک داخل قالب رہے ۔۔ حب و الفت کی تری طالب رہے

[illegible] کی مجھے توفیق دے ۔۔ فعل بد سے دل کو میرے پھیر لے

[illegible] ۔۔ مثل آئینہ بنا ستھرا یہ گھر

[illegible] ۔۔ والم نافع بخش یارب العلا

نعمتین دی ہین توتوفیق ثنا ازرہ جود وعنایت کر عطا

حرمت احمد سے یارب سربسر نامۂ عصیان کو میرے چاک کر

والدین استاد مرشد کے مرے جرم عصیان کو خدایا بخشدے

اور بھی احباب کے سب خطا بخشدے یارب توازراہ عطا

خاتمہ بالخیر میرا کیجیے قبرمین راحت سے رہنے دیجیے

حشر کے صدمات سے دیکر امان کر مجھے محشور تو باصالحان

پل کے اوپر سے بآسانی گذار جنت فردوس دے جاے قرار

اور وان دیدار تیرا ہو نصیب اور احمد کا جو تیرا ہی حبیب

خاتمہ پہ ہو درود وصد سلام بر نبی وآل واصحابش تمام

تمت

بعد حمد پروردگار عالم ونعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واضح ہو کہ یہ کتاب ہر دل مطلوب موسوم **بفیض القلوب فی میلاد المحبوب** ملقب بفیاض الارواح من تالیف سخن دان معنی آفرین مولوی محمد **فیاض الدین** بن مولانا محمد معزالدین باشندۂ پھلواری دام فیضہما الجاری مطبع شگوفہ گلزار اودہ مین حسب فرمایش تاجر والا مناقب حافظ محمد عبدالستار خان صاحب کے باہتمام منشی مالک رام چھپکر تیار ہوئی نظارہ بخش اولی الابصار ہوئی کوئی صاحب اس کتاب کو بدون اجازت مصنف صاحب موصوف کے قصد چھاپنے کا نفرماوین نفع کے عوض نقصان نہ اوٹھا دین

**قطعات تاریخ از مولانا اجیرالدین محمد صاحب المتخلص بحسرت**

بختم آمد چو این تحریر والا بسال ختم او فکر سخنور